سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر۔186۔کے مروجہ ترجموں اور غلط تفہیم کی اصلاح

موجودہ زمانے میں۔ھماری قوم میں مروجہ اردو ترجموں میں سے چھ مشہور ترجمے۔مندرجہ ذیل ہیں۔

Surah Al-Baqrah Chapter 2: Verse 186

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ
فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾

جماعت احمدیہ	ابوالاعلی مودودی [2:186]	طاہر القادری [2:186]
اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔	اور اے نبیؐ، میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں، تو اُنہیں بتادو کہ میں ان سے قریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے، میں اُس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں لہٰذا انہیں چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں یہ بات تم اُنہیں سنادو، شاید کہ وہ راہ راست پالیں۔	اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہِ (مراد) پا جائیں،

احمد علی [2:186]	جالندہری [2:186]	محمد حسین نجفی [2:186]
اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو میں نزدیک ہوں۔ دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے پھر چاہیئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں	اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیئے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں۔	اور جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو (آپ کہہ دیں) میں یقینا قریب ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا و پکار کو سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں۔ تو ان پر لازم ہے کہ وہ میری آواز پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں (یقین رکھیں) تاکہ وہ نیک راستہ پر آجائیں۔

اِس آیت (2:186) کے متعلق۔ بعض غلط نظریات اور شکوک وشبہات

1۔۔۔۔۔اِس آیت کی یہ بات کہ۔۔۔۔۔اللہ تعالے۔ دُعا کرنیولے کی دُعا کا جواب دیتے ہیں۔۔۔جب۔۔۔وُہ دُعا کرے۔ سچ نہیں لگتی۔ کیونکہ ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں دیکھتے ہیں کہ۔ اکثر دُعا کرنے والوں کے ساتھ۔ اللہ تعالے کا یہ سلوک نہیں ھے۔ ۔۔۔(کہ جب دُعا کریں۔ تب جواب ملے) ۔ اور۔ چونکہ۔ وحیءِالٰہی۔ تو پچھلے 1400 سال سے بند ھے۔۔۔۔تو پھر۔۔۔۔اللہ تعالے۔ کسی بھی انسان کی دُعا کا جواب۔۔۔کیسے دے سکتے ہیں ؟۔

2۔۔۔ہم سب۔ اللہ تعالے کے بندے ہیں۔ چنانچہ ہم سب (عِبَادِی) کیلیئے۔ اللہ تعالے نے۔ ﴿أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾۔ والا اعلان (بیان) فرمایا ھے۔ لیکن۔ اِس اعلان کے مطابق.. ہماری دُعاؤں کا جواب۔ تو نہیں ملتا۔۔۔چنانچہ اِن ترجموں میں۔ ضرور کچھ غلط ھے ؟۔

3۔۔۔اللہ تعالے نے اِس آیت میں۔ جو۔ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي ۔ فرمایا ھے۔ اِس کا سیدھا مطلب تو یہ ھے کہ۔۔۔لہٰذا۔ ہم (انسان) بھی اللہ تعالے کی باتوں (سوالوں)۔ کا جواب دیں۔۔۔۔ لیکن یہ کام تو۔ ہمارے لئے ممکن ہی نہیں ھے ۔ کیونکہ۔ جب ہمیں اللہ تعالے کے سوال۔ سُنائی ہی نہیں دیتے ۔۔۔تو پھر ہم۔ اللہ تعالے کے سوالوں (باتوں) کے جواب کیسے دے سکتے ہیں؟۔۔۔۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾

وحیءِالٰہی سے منکشف ہونے والا۔ ترجمہ، تشریح اور مفہوم۔ ملاحظہ فرمائیں

اے میرے بندو!۔۔تم میں سے جِس کسی کے۔ دِل میں۔ جب بھی۔ میرے بارے میں کوئی سوال پیدا ہو ۔ تو۔ اُس وقت میں (اللہ)۔ تمہارے قریب ہی ہوتا ہوں۔ میں دُعا کرنیوالے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں۔ جب بھی۔ وُہ دُعا کرے۔ لہٰذا۔ میرے بندوں میں سے جو اِس طرح سے۔ میرے ارشاد (جواب)۔ لیناچاھیں۔ تو۔ اُن کو چاہیئے کہ۔ وُہ میرے سوال (جواب طلب بات)۔ کا۔ جواب دیا کریں۔۔ اور میری باتوں (فرمان) کو۔ مان لیا کریں ۔ (لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ) ۔ یعنی۔ تاکہ اُن کو بھی۔ اُنکی باتوں (سوالوں) کے جواب ارشاد کئے جائیں ۔

نوٹ: ۔ إِذَا سَأَلَكَ..کا مطلب ھے ۔ جب تُو سوال کرے ۔۔۔اگر تم سے سوال کرنے کی بات ہوتی۔۔تو۔۔إِذَا سَأَلَكُم.. فرمایا ہوتا۔

وحیءِالٰہی سے منکشف ہونے والا۔ ترجمہ، تشریح اور مفہوم ۔.. جاری ھے ..

اِس آیت میں۔ اللہ تعالے نے تو۔اپنے بندوں (عِبَادِی) کو اپنے ساتھ سوال وجوب (مکالمہ ومخاطبہ)۔ کا سلسلہ جاری کرنے کا طریقہ سِکھلایا ھے ۔ کہ۔ اے میرے بندو! جب تم میری (سوالیہ) باتوں کا جواب دوگے۔ اور میری باتوں (فرمان، فیصلے) کو بھی ماننے لگوگے۔ تو۔ میں بھی تمہاری (سوالیہ) باتوں کے جواب دونگا۔... ہرگز۔ یہ نہیں فرمایا کہ۔ جو کوئی بھی۔ جب۔ مجھ سے دُعا کرے۔ تو میں۔ اُسکی دعا کا جواب دیتا ہوں۔...

نیز۔ اللہ تعالے کا یہ فرمان (اعلان)۔(أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ)۔ بالکل سچ ھے۔.. مگر یہ اعلان نہ صرف۔ عِبَادِی۔ کیلئے ھے۔ بلکہ۔ صرف اُن۔ عِبَادِی۔ کیلئے ھے۔ جو اللہ تعالے کی بات (سوال) کا۔ جواب بھی دیتے ہیں (فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي)۔ اور اللہ تعالے کی بات بھی مانتے ہیں (وَلْيُؤْمِنُوا بِي) ۔... یہ بھی خیال رکھیں کہ۔ اللہ تعالے۔ ہر انسان کو (عِبَادِی) یعنی میرے بندے نہیں کہتے۔ کیونکہ۔ فرمایا ھے کہ ﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّـهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ﴾۔(آیت 47:11)۔ یعنی یقیناً اللہ تعالے اُن لوگوں کا۔ ہی (مولی) مولا ھے۔ جو اللہ تعالے کی بات مانتے ہیں۔ اور جو لوگ اللہ تعالے کی باتیں نہیں مانتے۔ (یعنی کافرین)۔ تو پھر۔ اللہ تعالے بھی ایسے لوگوں کا مولیٰ (مولا).. نہیں ہوتے ۔ جیسے۔ بہت سارے انسانوں اور جنّوں کو۔ اللہ تعالے نے جہنم کیلئے۔ چھوڑ دیا ہوا ھے۔ ایسے لوگ صرف اللہ کی مخلوق ہوتے ہیں۔ مگر (عِبَادِی) نہیں رہتے۔ البتہ۔ جب وُہ لوگ۔ اللہ تعالے کی باتیں ماننے لگ جائیں۔ تو پھر (عِبَادِی) میں شامل ہو جاتے ہیں۔

وحیءِالٰہی ازل سے ابد تک کیلئے جاری ھے۔ یہ مضمون بھی اور کئی دوسرے مضامین بھی۔ اللہ تعالے کی پاک وحیء سے ہی۔ منکشف ہوئے ہیں۔.. اگر (نعوذباللہ) وحیءِالٰہی۔ بند ہو گئی ہوتی۔ تو پھر۔ اللہ تعالے.. اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ.. کی دُعا کیوں سکھلاتے ؟۔ مطلوبہ ھدایت کیسے دیتے ؟

اللہ تعالے۔ ہماری قوم کو۔ اپنے پاک کلام کے الہامی معارف اور مفہوم۔ سمجھنے اور ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالے آپ سب پر۔ عفو، مغفرت، رحمت، پیار، فضل اور برکتیں۔ نازل فرمائے۔ آمین۔ یاربّ العالمین۔ آمین۔...... والسلام.........

آپکا قومی بھائی............................ محمد اسلم چوہدری (صبغت اللہ)

آج.. مورخہ..9۔ جنوری... سن عیسوی...2015...ھے۔